کلی
از ہما وقاص
Creations تہنیت علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلی

از ہما وقاص

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

انگلیاں ٹائپ کر رہی تھیں ایک ایک لفظ انگلی کی پور کے نیچے دبنے کے بعد ابھر رہا تھا لفظ ابھرنا بند ہوئے اور ایک آلے کی روشنی بند ہونے کے چند سکینڈز کے بعد کتنی ہی روشنیاں ابھر کر کتنی ہی آنکھوں میں لفظوں کا عکس دینے لگیں۔۔۔۔

دیبا۔۔۔دیبا۔۔۔بھئی جلدی ناشتہ دو۔۔

احمد نے ٹائی کی ناٹ کو درست کرتے ہو ہانک لگائی اور کرسی کھینچ کر اخبار کو سیدھا کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔معمولی سی نجی ملازمت تھی آفس دیر سے پہنچنے پر مالک سے سننی پڑی جاتی تھی۔

سامنے رکھے لکڑی کے میز پر کچھ رکھنے کی آواز پر اخبار کو نظروں کے سامنے سے تھوڑا پیچھے کیا تو جنت اپنے ننھے ہاتھوں میں پلیٹ تھامے میز پر رکھ رہی تھی۔یہ اس کی چوتھے نمبر والی بیٹی تھی اسکی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا اور جنت سب سے چھوٹی تھی پانچ سال کی ہو چلی تھی۔ تین بیٹیوں کے بعد اللہ نے بیٹا دیا تھا پھر جوڑی بنانے کی خواہش میں

جنت آگئی۔

الے میری گڑیا بھئی واہ آج ابا کو ناشتہ جنت کروائے گی۔۔

احمد نے محبت سے آگے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑا اور میز پر رکھ دیا۔جنت مسکا دی آنکھیں چمک گئیں ابا ہمیشہ لاڈ میں آکر اسی کے لہجے میں اس سے بات کرنے لگتے تھے توتلا بولتی تھی ابھی تک بار بار چھوٹا سا دوپٹہ جو کل ہی دیبا نے پرانے دوپٹے سے کاٹ کر دیا تھا سر پر اور گلے میں درست کر رہی تھی بڑی بڑی گھنی پلکیں اوپر کو مڑی چمکتی معصوم سی آنکھوں کو اور پیارا بنا رہی تھیں۔

رخسار کے بابا آج تو دے جائیں نا شانزے کی فیس رو رہی دو دن سے اکیڈمی نہیں جا رہی۔۔

دیبا نے پریشان سی صورت بنائے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔جبکہ ہاتھ احمد کے سامنے میز پر ناشتے کے باقی لوازمات رکھ رہے۔شانزے ان کی سب سے بڑی بیٹی تھی میٹرک میں سائنس رکھی تھی تو اکیڈمی میں جانا ضرورت بن گئی تھی۔

دیکھو تمہیں کیا ضرورت تھی اسے اتنے مشکل مضمون پڑھوانے کی پتہ تو ہے کتنے اخراجات ہیں پہلے ہی اور اب۔۔۔۔

احمد نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے غصے میں کہا پھر دیبا کی پریشان سی صورت دیکھے گہری سانس خارج کی

اچھا آج اختر صاحب سے مانگتا ہوں پھر کچھ ادھار اچھا اب دیر ہو رہی ہے ناشتہ کرنے دو رونی صورت بنائے مت دکھاؤ مجھے صبح صبح۔۔پہلے ہی طبیعت آج بوجھل سی ہے

احمد نے بے زار سے لہجے میں کہا اور پراٹھے کی پلیٹ کو اپنی طرف کھسکایا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نماز پڑھ رہے تھے شاہد ؟

نازلین اڑتی ہوئی آئی اور پاس بیٹھ گئی ایک ٹہنی پر۔سر پر دوپٹہ ٹکا تھا اور لبوں پر مسکان تھی۔

ہاں تم نے کیا نہ پڑھی پگلی؟؟

شاہد نے اڑتے ہوئے گھوم کر ٹہنی پر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنس دی۔وہ چاشت کی نماز سے فارغ ہوا تھا۔جو نازلین پہلے ہی پڑھ چکی تھی۔

کیوں نہ پڑھی ابھی تو دعا کے ہاتھ چہرے پر پھیرے رخ تمھاری طرف کیا پر تم مگن بہت ہوتے ہو نا عبادت میں۔۔۔

نازلین نے محبت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔شاہد ہنس دیا ہاتھ لمبا کیا اور سڑک پار لگی کیاری میں سے پھول توڑ کر نازلین کے درخت سے نیچے گرتے بالوں میں کان کے قریب اٹکا دیا۔

شاہد کہیں اور بسیرا کرتے ہیں نا اس برگد کے پیڑ سے دل اکتانے لگا ہے

نازلین نے لاڈ سے کہا۔پھول کو ہاتھ سے پکڑے کان پر ٹکایا اور بے زار سی نظر سامنے بند کریانے کی دکان پر اور ساتھ ادھ تعمیر شدہ مکان پر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈالی۔

ارے پگلی آج کیسی باتیں کر رہی ہے سو برس سے یہیں تو بیٹھے ہیں

شاہد نے پچکارتے ہوئے پوچھا۔وہ اب منہ کے زاویے بدل رہی تھی۔

بس کہیں ایسی جگہ جہاں یہ انسان نا بستے ہوں اب دیکھ نا یہاں تو

قریب قریب کتنی آبادی ہونے لگی ہے یہ سامنے ایک دوکان بن گئی یہ

ایک طرف ایک مکان بننے لگا ہے

نازلین نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔شاہد قہقہ لگا گیا۔چڑیاں بھک سے

درخت پر سے اڑیں۔

پگلی ان کو ہم کونسا دکھیں ہیں جو تو الجھے ہے

شاہد نے محبت سے سر پر چپت لگائی پر نازلین پھر بھی اداس تھی۔

پر مسئلہ تو یہ بنے کہ ہم کو یہ دکھیں ہیں

نازلین نے ٹھنڈی آہ بھری اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔برگد کے پیڑ

پر ایک نظر ڈالی اور پھر محبت سے دیکھتے شاہد پر۔

تم آ رہی ہو یا نہیں؟

موبائل پر پیغام پڑھتے ہی سمیرا کی پیشانی پر پھر سے لکیریں سی بن گئی تھیں۔بے چینی سے ارد گرد دیکھا۔اماں تو کچن میں ہی مصروف تھی صبح سے اور بڑا بھائی بھی آج وقت پر ہی کام پر چلا گیا تھا۔

نبیل کیسی باتیں کرتے ہو ایسے کیسے ملنے چلی آؤں بہت ڈر لگتا ہے بھئی

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیرا نے پریشان سی صورت بنائے جوابی پیغام ٹائپ کیا۔انیس سالہ سمیرا میٹرک کے بعد سے پڑھائی چھوڑے گھر بیٹھی تھی۔پچھلے سال ہی دوسرے نمبر والے بھائی نے جو دبئی میں کسی ورکشاپ پر ملازمت کرتا تھا موبائل بھیج دیا۔بس پھر کیا تھا موبائل تھا اور سمیرا تھی بیلنس کی قلت رہتی تو فیس بک کے فری ہونے کے مزے تھے بس وہیں پر ایک دن نبیل سے دوستی ہوگئی اور اتفاق ایسا وہ بس دو گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر دوسرے شہر کا مکیں نکلا۔

میں نا جانوں کچھ محبت ہے محبت ہے کی گردان آلاپتی نا تھکتی ہے اور اب ملنے باری ٹھس ہو جاتی ہے

نبیل کا خفگی بھرا پیغام تھا پھر تو موئی سمیرا نے کتنے پیغام بھیج ڈالے ٹک ٹک کی آواز میں پر وہ تو اپنے نام کا ڈھیٹ تھا نا مانا۔بس ایک ہی رٹ لگائے ہوئے تھا تمھارے شہر آیا ہوں صرف تم سے ملنے۔محلے سے باہر سنسان سی جگہ ہے برگد کے پیڑ کے پاس ایک آدھ تعمیر شدہ مکان ہے وہاں چلی آ ملنے پر سمیرا کا دل نہیں مانے تھا۔ایک خوف سا تھا جو بار بار روک رہا تھا۔

ایسے کیسے ملنے واسطے چل دوں نا بابا نا۔پہلے رشتہ تو بھیج دے۔

وہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی ابا حیات نہیں تھے بڑا بھائی پاکستان میں ورکشاپ پر کام کرتا تھا اور چھوٹے کو دبئی بھیجا تھا جس کی وجہ سے تین وقت کا گھر کا چولہا چلتا تھا اور اس کا جہیز کا سامان بنتا تھا۔

اٹھ جا ابے کھول لے دوکان جا کر دن چڑھ آیا

رضیہ نے چادر کھینچ کر اتاری۔بتیس سالہ حارث نے منہ کے زاویے بگاڑ کر ماں کی طرف دیکھا۔پیشانی پر بھی ناگواری کے بل پڑ گئے۔

اٹھ جا کچھ تو کر لے کچھ تو کر لے ڈھنگ سے کیوں مونگ دلتا ہے

مارے سینے پر دوکان ڈال دی ڈھنگ سے چلا لے

رضیہ نے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔حارث غصے میں اٹھ بیٹھا اور سر کھجانے لگا۔تکیے کے نیچے سے موبائل نکالا اور وقت دیکھا ساڑھے گیارہ کا وقت تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اچھا چلا جاتا ہوں کیا سر کھاتی رہتی ہے میرا

وہ بدتمیزی سے چیختا ہوا اٹھا اور پاؤں میں چپل آڑستا بغلیں کھجاتا باتھ روم کا ٹوٹا سا دروازہ لگا کر اندر چلا گیا۔باہر نکلا تو قمیض پہن رکھی تھی۔

کہا ہے شادی کرا دے میری شادی کرا دے اس کی فکر نہیں کنوارا ہی بڈھا ہو جاؤں گا

وہ پاؤں پٹختا اب باتھ روم سے باہر بنے چبوترے پر نل سے نکلتے پانی

کے چھینٹے منہ پر مار رہا تھا۔

شرم کر لے شرم بڑی بہن طلاق لے کر گھر میں بیٹھی ہے تجھے دن رات خود کی فکر کھاتی ہے

رضیہ نے ہاتھ نچا نچا کر لعن تان کی۔

ہاں تو کیا میرا قصور ہے نا کرتی شوہر سے بدکلامی نا وہ دھکے مارتا

حارث نے ناگواری سے کہا اور کچے صحن کے ایک کونے میں پڑی سائیکل کو اٹھا کر باہر نکل گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنت۔۔۔جنت۔۔۔۔بیٹا

دیبا جنت کو پکارتی متلاشی نظریں گھماتی گھر کے کھلے دروازے تک آئی تو وہ باہر گلی میں کھیل رہی تھی۔اسکول سے بارہ بجے ہی آ جاتی تھی محلے کے اسکول میں جاتی تھی تو خود ہی واپس آجاتی تھی۔

جنت لے جا پتی لے آ سر میں بے تحاشہ درد ہے آج تو چائے ہی

پیوں گی تو ہی ختم ہوگا یہ نگوڑا درد

دیبا نے پیسے اس کے ننھے سے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا۔اس کی بڑی بڑی آنکھیں خوشی سے چمک گئیں۔

دی امی ابھی داتی ہوں

وہ ہنستے ہوئے پیسے پکڑ کر بولی۔تھوڑا سا بھاگی پھر جلدی سے واپس مڑی
۔

امی پیسے بچیں تو کیا ٹافی لے لوں نا

معصومیت سے سوال کیا۔دیبا نے غصے سے گھورا۔

نہیں بچیں گے پورے پورے ہیں بس پتی لے کر واپس آ جلدی

دیبا نے چڑ کر جواب دیا تو اس کی آنکھوں میں چمکتے خوشی کے دیے بجھ سے گئے۔

موبائل کو منہ بسورے کھولا بار بار نبیل کا پیغام دیکھ رہی تھی پر وہ

ناراض تھا تو کیسے کرتا بات۔۔

دل اداس سا ہوا انگوٹھا فیس بک پر اسکرین کو اوپر کو دھکیلنے لگا۔تحریریں ہی پڑھ سکتی تھی بس بیلنس کے نام پر تو کبھی تیس کا لوڈ کروا بھی لیتی تھی تو نبیل کی آواز سننے کے چکر میں ختم کر ڈالتی۔بہت سے ناول والے پیجز کے پسند کے انگوٹھے کو نیلا کیے ہوئے تھی۔بس دن رات یہی تھی ایک واحد خوشی۔۔۔

انگوٹھا تھم گیا تھا اور آنکھوں میں لفظ عکس بنانے لگے تھے۔کچھ تھا جو وہ الفاظ ذہن میں بننے لگے تھے۔گال تپنے لگے تھے۔چوری سے ارد گرد دیکھا اور پھر نچلا لب دانتوں میں دبائے پڑھنے لگی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کوئی کیفیت تھی عجیب سی جو سر کو چڑھ رہی تھی۔الفاظ ہی تھے پر ذہن میں تو جیسے برہنہ فلم چل پڑی تھی۔ہر گندی چیز اچھی سی لگنے لگی تھی نبیل یاد آنے لگا تھا۔اسکی محبت اسکی باتیں سچی لگنے لگی تھیں۔ملنے کی جو برائی کچھ دیر پہلے دل کو نا بابا نا کہنے پر مجبور کر رہی تھی۔اب

ہاں ہاں کی آوازیں لگانے لگیں۔

جلدی سے پیغام پر گئی۔ہاتھ کانپ رہے تھے پر اب کپکپی کی وجہ کچھ اور ہی تھی۔

نبیل میں آ رہی ہوں اس مکان میں آ جانا۔۔

پیغام لکھ کر گھٹنا بیڈ پر نچاتی اس کے جواب کی منتظر نگاہیں اسکرین پر جمائی۔

جان آنکھیں بچھا کر بیٹھا ہوں۔۔

کچھ دیر کے بعد کے جواب پر جیسے دل بلیوں اچھلنے لگا۔جلدی سے سیاہ حجاب زیب تن کیا اماں کو شازیہ کی طرف جا رہی ہوں کی ہانک لگائی اور گیٹ سے باہر نکل گئی۔

انتل پتی کا پیت دے دو تھوتا۔۔

جنت نے دوکان کے کاؤنٹر کے سامنے اڑیاں اوپر کیے ہاتھ کاؤنٹر پر

دھر کر دوکاندار سے کہا۔دوکاندار نے اخبار پر سے نظر ہٹائی جنت کی طرف دیکھا۔

بیٹا پتی تو ختم ہے میری دوکان پر

دوکاندار نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا اور پھر سے اخبار کو جھٹک کر آنکھوں کے آگے سجا لیا۔جنت نے ہونٹ باہر نکالے اور گال پر انگلی رکھے سوچنے لگی پر پھر امی کے سر درد کے خیال سے ٹانگیں اچھال اچھال کر ہرن کے بچے کی طرح برگد کے درخت کے قریب کی دوکان کی طرف چل دی۔اچھلنے سے دوپٹہ بار بار گلے سے ڈھلک جاتا تو اٹھا کر پھر سے گردن کے گرد گھوما دیتی۔

شاہد او شاہد وہ دیکھ ننھی سی کلی۔۔

نازلین نے گھوم کر شاہد کی توجہ ہرن کی طرح اچھلتی نظم گنگناتی جنت کی طرف دلائی۔

شاہد نے ہاتھ کو ہوا میں اشارہ دیا قرآن خود بخود بند ہوگیا۔

نازلین انسانوں کے بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں ہے نہ؟

شاہد نے محبت سے ننھی خوبصورت بچی کو دیکھتے ہوئے کہا۔نازلین تو خود اس چھوٹی سی پری کو دیکھ کر کھوئی سی بیٹھی تھی۔

ہائے شاہد دل چاہے جا کر چوم لوں پر ڈر جائے گی اور اللہ کی نافرمانی بھی ہو جائے گی

نازلین نے دل مسوس کر جواب دیا اور بازو دور تک لمبا کیے اس کے پاس سے گزار کر واپس لے آئی۔جنت اب دوکان کے سامنے کھڑی تھی ۔کاونٹر چھوٹا تھا اس لیے ایک قدم اندر تھا۔

بھائی تائے کی پتی تا تھوتا پیت دے دو

جنت نے دوکان کے اندر موبائل سکرین پر سر گھسائے حارث سے کہا ۔وہ جو تحریر پڑھنے کے بعد جذبات کو قابو کئے بیٹھا تھا اچانک یوں جنت کو دیکھ کر عجیب عجیب سے خیال ذہن پر غبار کی طرح چڑھنے لگے۔جنت کے معصوم مقدس چہرے کے بجائے اس کے ننھے سے جسم

پر نظریں گڑنے لگیں۔تحریر میں موجود کرداروں کے رشتے کہاں یاد تھے

بس ایک ہیجان سا تھا جو اب ذہن کو جکڑ چکا تھا۔

جلدی سے کاونٹر پر ہاتھ دھرے گردن کو باہر نکالے اردگرد دیکھا اور

پھر سے سیدھا ہو بیٹھا۔

ادھر آ پتی دوں تجھے

آنکھیں اوپر کو چڑھنے لگی تھیں جبکہ جنت تو کاؤنٹر پر پڑے رنگ برنگی

ٹافیوں سے بھرے ڈبے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ننھی ننھی معصوم سی

آنکھوں پورے ڈبے کا عکس تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتی دلدی دے دو امی تے سر میں درد ہے

جنت نے معصومیت سے کہا جبکہ نظریں ڈبے پر ہی جمی تھیں۔۔جیسے

دیکھ کر ہی سیر ہوجائے گی بد نصیب ننھی سی جنت۔

اچھا۔۔۔

حارث کے دماغ میں امڈتے خیال کے زیر اثر وہ جلدی سے اٹھا اور پتی

کا پیکٹ اٹھا کر شاپر میں ڈالا۔۔

یہ لے بات سن ٹافی چاہیے تجھے

حارث نے شاپر جنت کو پکڑاتے ہو اس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھن زدہ لہجے میں پوچھا۔جنت نے چہکتے ہوئے سر کو زور زور سے ہوا میں مارا

چل ٹھیک ہے جا اپنی امی کو پتی پکڑا کر آ جا کسی کو مت بتانا۔۔۔دس ٹافیاں دوں گا پوری بتایا تو پتہ چل جائے گا مجھے کوئی ٹافی نا دوں گا

حارث نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔جنت کی خوشی تو دیدنی تھی چہکتے ہوئے تیز تیز شاپر کو ہلاتی بھاگ گئی گھر کو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چار قدم تھے برگد کے درخت کی طرف بڑھتے ایک انیس سالہ اور ایک پانچ سالہ چار قدم بڑھ رہے تھے۔پھر ایک جگہ آ کر الگ سے ہوگئے انیس سالہ قدم برگد کے درخت کے دائیں طرف بنے مکان میں گھسے پر پانچ سالہ قدم درخت کے سامنے دوکان کی طرف گئے۔

شاہد۔۔۔دیکھ وہ پھر سے آگئی ہے کلی کیا کرنے کو چکر لگائے ہی جا رہی ننھی سی جان

نازلین نے شاہد کو ٹہوکا جو ساتھ کے مکان میں داخل ہوتی سمیرا کو دیکھ رہا تھا۔شاہد نے ایک نظر جنت پر ڈالی پھر افسوس سے سر جھکا دیا

نازلین ایک لڑکی گئی ہے اس ویران سے مکان میں

شاہد نے نازلین کی توجہ دلائی نازلین نے گردن کو لمبا کیا دیوار سے سر کو گھسایا اور پھر گردن کو واپس کیے خوف سے پھیلی آنکھیں لیے آئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہد لڑکا ہے ایک اس کے سینے سے لگی کھڑی ہے کم بخت

نازلین کی آواز میں دکھ تھا۔دوکان کا شٹر زور سے اندر سے بند ہوا

نازلین نے جھٹکا کھا کر اس طرف دیکھا۔

شاہد۔۔۔شاہد۔۔۔۔کلی اندر ہے چھوٹی والی کلی وہ دوکان کے اندر وہ دوکاندار۔۔۔

نازلین کا سانس اٹک گیا تیزی سے اڑ کر گئی شٹر میں گھسی پھر چھٹی

آنکھوں سے واپس آئی۔

شاہد ابلیس اس دوکاندار کے سر پر بیٹھا ہے۔ہنس رہا ہے لگاتار ہنس رہا گردن اکڑی ہوئی ہے کلی کا منہ اس کے ہی دوپٹے سے باندھ رکھا ہے

نازلین کی آواز کانپ رہی تھی پر شاہد کی حالت اس سے بھی پریشان حال تھی۔

نازلین ادھر والی کلی کے سینے پر بیٹھا ہے ابلیس قہقے لگا رہا ہے اینٹوں پر دھرے حجاب پر کچھ رنگین کپڑے بھی پڑے ہیں

شاہد کا سر جھک گیا پر نازلین تڑپ کر مکان کی طرف بڑھی۔پھر اسی تیزی سے ہوائیاں اڑائے چہرہ لیے آئی۔

شاہد بچا لے نہ دونوں کو شاہد بچا لے خدا کا واسطہ۔۔۔

نازلین زارو قطار رونے لگی کبھی اڑ کر دوکان کے بند شٹر میں گھس جاتی اور کبھی مکان میں شاہد کا بھی یہی حال تھا۔

شاہد مسل رہا کلی کو وہ ننھی بلک رہی ہے شاہد ابلیس قہقے لگا رہا ہے میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کروں پاس جانے لگی تو دھاڑ پڑا مجھ پر جا یہاں سے جا اس وقت

کوئی نہیں بچا سکتا جنت کو

نازلین نے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔پھر شاہد پر غور کیا تو وہ

تو آخری سانسیں لے رہا تھا سینے پر وار تھا سیدھا ابلیس کا۔

شاہد۔۔۔۔یہ کیا ہوا؟؟

نازلین کی ہولناک چیخ ابھری۔

گیا تھا مکان میں بچانے بڑی کلی کو وہاں دو ابلیس ہیں لڑنے لگا تو وار کر

دیا بولے جا تیرا کیا کام خود کیا ہے دونوں نے بربادی کا سامان۔۔۔

شاہد نے بمشکل الفاظ ادا کیے پھر آنکھیں موند لیں اور روشنی اوپر کو اٹھنے

لگی۔

شاہد۔۔۔

فلک شگاف چیخ ابھری پھر نازلین آنکھوں آگ لیے دوکان کے شٹر میں

گھسی پر کسی نے اتنی زور سے باہر پٹخا کہ برگد کے درخت میں آ کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی لگی وہیں ڈھیر ہو گئی۔

بمشکل آنکھیں کھول کر دیکھا انیس سالہ قدم ڈگمگاتے سے برگد کے درخت سے دور جا رہے تھے۔پر یہ کیا بڑی کلی رو رہی تھی دھوکا دھوکا جسم سے پیار تھا بس۔۔۔پھر کسی لڑکے کے قدم تھے وہ بھی جا چکا تھا۔ نازلین کی آخری سانسیں تھیں بس۔

دھندلہ سا نظر آرہا تھا دوکاندار برگد کے درخت کے نیچے قبر کھود رہا تھا ننھی سی قبر اپنی جنت کی قبر۔۔۔۔

ابلیس کے قہقہے چاروں اوڑھ سے گونج رہے تھے۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews